قرآن شریف جنت کی ایک کھڑکی ہے

(فرمودہ ۹-اپریل ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

خدا تعالیٰ کے ہم پر بہت ہی فضل اور احسان ہیں- انسان اگر خدا تعالیٰ کے فضلوں' نعمتوں اور احسانوں کو گننا اور یاد کرنا شروع کرے تو اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی بڑی لہر جوش مارتی ہے- جس قدر دنیا میں قربانیاں اور فدائیت کا اظہار ہو رہا ہے اس کی بناء تمام کی تمام محبت پر ہی ہے- ایک چیز سے جب انسان کو محبت ہو جاتی ہے تو وہ اس کیلئے اپنی جان' اپنا مال اور اپنی عزت کو قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے' اپنے عزیزوں' اپنے دوستوں اور اپنے وطن کی پرواہ نہیں کرتا اور جس جس قدر انسان کو کسی چیز سے محبت پیدا ہوتی جاتی ہے اسی اسی قدر وہ اس محبت والی چیز کیلئے دوسری چیزوں کو قربان کرتا جاتا ہے-

اللہ تعالیٰ کے جس قدر احسان اپنے بندوں پر ہیں' ان کو سوچ کر اگر انسان اپنے دل کی اصلاح کرنا چاہے تو بہت کچھ کر سکتا ہے- ہر ایک انسان اگر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھے تو اس کو اپنے اوپر اس قدر فضل اور احسان نظر آئیں کہ باقی سب لوگوں سے وہ انہیں بڑھ کر پائے گا- اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا عجیب معاملہ ہوتا ہے- میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جن لوگوں کا تعلق تھا ان میں سے ہر ایک یہی خیال کرتا تھا کہ سب سے زیادہ آپ کا مجھ سے ہی تعلق ہے- خدا سے تعلق رکھنے والے بندوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے- وہ محبت وہ پیار کرتے ہیں اور احسان اور انعام اپنے اوپر دیکھ کر یہ گمان ہی

نہیں کرسکتے کہ ہم سے زیادہ کسی اور پر بھی خدا کے فضل ہیں بلکہ ہر ایک یہی خیال کرتا ہے کہ مجھ پر ہی سب سے زیادہ خدا کے انعام و اکرام ہیں۔ غرضیکہ اگر انسان خداتعالیٰ کے احسانوں اور انعاموں کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں محبت کی ایک ایسی لہر جوش مارتی ہے جو اسے بہت بڑی بڑی قربانیوں کیلئے آمادہ کردیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کی ابتداء کو اللہ تعالیٰ نے یوں شروع کیا ہے اور سورہ فاتحہ جو قرآن شریف کا لب لباب ہے۔ اس کی ابتداء اس طرح فرمائی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ [1] تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں جو اول تو اللّٰہ ہے۔ اللہ کے معنے خود قرآن شریف نے بتادیئے ہیں۔ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی [2] کہ اس میں کسی قسم کی بدی اور نقص نہیں ہے۔ وہ تمام خوبیوں کا جامع اور تمام تعریفوں سے متّصف ہے اس لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں اور جب سارے نقصوں اور عیبوں سے وہی ایک ہستی ہے جو پاک ہے اور جب تمام صفات کا جامع اور تمام محامد کے لائق صرف اللہ ہی ہے تو پھر اور کس کی حمد ہوسکتی ہے' کسی کی نہیں ہوسکتی۔ اور کوئی اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس کی حمد کی جائے صرف اللہ ہی ہے جس کیلئے سب تعریفیں ہیں۔ پھر فرمایا یہی نہیں کہ وہ اللہ ہے بلکہ رَبّ بھی ہے۔ ایک خوبصورتی تو ایسی ہوتی ہے کہ اس کا اس چیز کی ذات تک ہی تعلق ہوتا ہے لیکن ایک وہ بھی خوبصورتی اور خوبی ہوتی ہے جس کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور دوسرے بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ باغوں میں جاکر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ایک ایسے پھول ہوتے ہیں جو بڑے خوبصورت ہوتے ہیں مگر خواہ ناک کی کتنی ہی قوت تیز کیوں نہ ہو ان کی خوشبو سونگھنے سے نہیں آتی لیکن ایسے بھی پھول ہوتے ہیں جو دیکھنے میں بھی خوبصورت ہوتے ہیں اور ان کی خوشبو بھی بہت عمدہ اور لطیف ہوتی ہے۔ پس جس پھول کی صرف شکل اور بناوٹ اچھی ہے اور بُو نہیں وہ بھی اچھا ہے۔ مگر جس میں بُو بھی ہے اور شکل بھی اچھی ہے وہ اور بھی اچھا اور بہت ہی اچھا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو سب بدیوں' سب کمزوریوں' سب نقصوں اور سب عیبوں سے پاک ہے اور تمام خوبیوں' تمام نیکیوں اور تمام حُسنوں کا جامع ہے۔ پھر رب ہے۔ یعنی یہی نہیں کہ اپنی ذات میں ہی اس کی ایسی خوبیاں ہیں بلکہ مخلوقات پر بھی اس کے بڑے بڑے فضل اور انعام ہیں حتیٰ کہ اپنی مخلوق سے اس کا اتنا تعلق ہے کہ اس کی عنایت اور نوازش کے بغیر کوئی چیز زندہ ہی نہیں رہ سکتی کیونکہ وہ رب

ہے یعنی ایسی ہستی ہے کہ پیدا کرتی ہے اور پھر اس کی تمام ضروریات کو پورا کرتے کرتے درجہ کمال کو پہنچادیتی ہے۔ پھر صرف رَبّ ہی نہیں بلکہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے اس کی ذات کی دستگیری کے سوا کوئی بھی چیز زندہ اور قائم نہیں رہ سکتی۔ اور ساری کی ساری چیزیں اس کی ربوبیت کے اندر ہیں۔ کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ اس کا وجود اپنے آپ سے قائم ہو۔ سب چیزیں اللہ کی مدد اور نصرت اور ربوبیت سے قائم ہیں کیونکہ وہی خالق، وہی رازق، وہی قائم رکھنے والا اور وہی بڑھانے والا ہے۔ اور یہ تعلق ایک دو تین چار انسانوں سے ہی نہیں ہے بلکہ سب سے ہے پھر مومنوں سے ہی نہیں بلکہ کافروں سے بھی ہے۔ غرضیکہ کوئی پہلو حُسن یا احسان کا ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ خوبصورت ہے تو ایسا کہ کوئی عیب اور نقص اس میں نہیں ہے اور پھر ساری خوبیاں جمع ہیں۔ اور مُحسن ہے تو ایسا کہ پیدا بھی کرتا ہے پھر بڑھاتا ہے اور بہت بڑھاتا ہے اور یہ ایک دو سے نہیں بلکہ سب سے خواہ کوئی مومن ہو یا کافر اپنی ربوبیت کا تعلق رکھتا ہے۔ جب یہ بات ہوئی تو پھر اس سے زیادہ حسین اور خوبصورت اور کون ہو سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کبھی کسی انسان سے قطع تعلق نہیں کرتا۔ بلکہ انسان خود ہی اپنی ذات میں بغاوت کرکے اس کی ربوبیت کو اپنے اوپر بند کردے تو کردے خدا تعالیٰ کبھی انسان سے اپنی ربوبیت کو نہیں ہٹاتا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کا سورج نکلتا ہے اور سب کو روشنی پہنچاتا ہے۔ اگر کوئی کمبخت خود دروازہ بند کرکے اندھیرے میں بیٹھ رہے یا نادانی سے اپنی آنکھوں کو ضائع کرکے سورج کی روشنی سے محروم ہوجائے تو یہ اَور بات ہے۔ خدا تعالیٰ کی جو چیز ہے وہ سب کو ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات جو بِلا عمل ملتے ہیں اور سب کیلئے یکساں ہیں لیکن انسان اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ان سے محروم ہوجاتا ہے۔ سب سے بڑا انعام جو دنیا کو خدا تعالیٰ سے ملا وہ قرآن کریم ہے اور ساری دنیا کیلئے ہے۔ اگر کوئی انسان آپ ہلاک اور تباہ ہونا چاہے اور اس سے آنکھیں بند کرلے تو وہ اَور بات ہے ورنہ قرآن سب جہان کیلئے ہے۔ اس میں مصر، عرب، افریقہ، امریکہ، یورپ وغیرہ کسی جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ جہاں جہاں قرآن پہنچے سب کیلئے ہدایت ہے اور جو اس کو قبول کرے اسی کو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور جو قبول نہ کرے اور ہلاک ہوجائے یہ اس کی اپنی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انعاموں میں کمی نہیں کی۔ اگر بندہ اپنی غلطیوں اور نادانیوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے انعامات کے دروازے

بند کرلے تو یہ اس کا قصور ہے نہ کہ خداتعالیٰ اس کے انعامات کو بند کر دیتا ہے۔

اس وقت ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ قرآن کریم ہی ہے اس میں جتنا زیادہ کوئی غور اور تدبر کرے اتنی ہی زیادہ معارف اور حقائق کی کھڑکیاں کھلتی جاتی ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ مومن اور کافر کیلئے قبروں میں جنت اور دوزخ کی کھڑکی کھولی جاتی ہے۔ مومنوں کیلئے اس میں سے جنت کی ہوا آتی رہتی ہے اور کافروں کو دوزخ کی لُو اس میں سے پہنچتی ہے [۳] ۔ پھر اگر حدیثوں پر غور کیاجائے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی دنیا میں یہ دونوں باتیں ہوتی ہیں قبر میں جو کھڑکی کھلے گی وہ تو کھلے گی ہی مگر اِس دنیا میں بھی یہ کھڑکی کھل جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ خداتعالیٰ کی باتوں اور احکام کو ماننے والوں کیلئے دنیا میں ہی جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور خداتعالیٰ کی باتوں اور حکموں کو رد کرنے والوں کیلئے اسی دنیا میں ہی دوزخ کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ قرآن شریف کو مَیں سمجھتا ہوں کہ جنت کی کھڑکی ہے جتنا اس پر غور کیا جائے اُتنا ہی یہ کھڑکی کھلتی جاتی ہے اور اس قدر فراخ ہوجاتی ہے کہ اسی دنیا میں اس کھڑکی کے ذریعہ خداتعالیٰ کو' ملائکہ کو' جنت کو' دوزخ کو' عذاب قبر کو انسان دیکھ لیتا ہے اور یہ ایک ایسا آئینہ ہے کہ جب انسان اس پر غور اور تعمُّق کی نظر ڈالتا ہے تو آئندہ کی وہ باتیں جو ہونی ہوتی ہیں وہ روشن ہوجاتی ہیں۔ اور انسان اور خداتعالیٰ کے درمیان ایک ایسا راستہ بن جاتاہے جس پر وہ چل کر خداتک پہنچ جاتاہے گویا قرآن کریم ایک ایسا ذریعہ اور واسطہ ہے جو خدا اور اس کے بندوں کے درمیان ہے جس کے ذریعہ انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔

پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ قرآن شریف پر بہت غور کرکے اس سے فائدہ اور نفع حاصل کریں۔ اور خوب یاد رکھیں کہ کوئی علم ایسا نہیں جو انسان کی روحانیت کو بڑھانے والا ہو اور وہ قرآن میں نہ ہو۔ کوئی ایسی بات نہیں جس سے خداتعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اس کا ذکر قرآن شریف نے نہ کیا ہو۔ جب انسان کی تمام ضروریات اس کے اندر ہیں تو اس مخزن اور خزانہ کو کھودینا بڑی نادانی اور کم عقلی کی بات ہے۔ لوگ بڑی بڑی کوششیں اس بات کیلئے کیا کرتے ہیں کہ ایک کتاب میں سب قسم کی باتوں کو جمع کردیں اور کوئی بات ایسی نہ ہو جو باہر رہ جائے۔ اس مقصد کیلئے انسائیکلو پیڈیا بناتے ہیں مگر پھر بھی بہت سی باتیں باہر رہ ہی جاتی ہیں۔ اور نئے نئے علوم اور باتیں نکل کر ان کے مجموعہ کو نامکمل کردیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ

پندرہ بیس سال کے عرصہ کے بعد انسائیکلوپیڈیا کے بدلانے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے اور نئی چھاپنی پڑتی ہے- پھر مَیں نے دیکھا ہے ڈاکٹر ایسے بکس دوائیوں کے تیار کرتے ہیں جو سفر میں ہر قسم کی بیماریوں میں کام آسکیں مگر اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا علاج کہاں ہوسکتا ہے اور اس کے انعاموں کا شمار کس طرح کیا جاسکتا ہے اس لئے کوئی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوسکا- تو اب تک نہ کوئی ایسا بکس تیار ہوا ہے جو تمام انسانی بیماریوں کیلئے کافی ہوسکے اور نہ کوئی ایسا انسائیکلوپیڈیا تیار ہوئی ہے جس میں تمام باتیں درج کی جاسکی ہوں اور جس کے بدلنے کی ضرورت پیش نہ آئی ہو- مگر قرآن شریف کا یہ کیسا زندہ معجزہ ہے کہ روحانیت کیلئے کوئی ایسی بات نہیں جو اس نے بیان نہ کی ہو اور اس سے باہر رہ گئی ہو- کوئی دنیا کی ترقی اس کی باتوں میں رخنہ نہیں ڈال سکتی- انسائیکلوپیڈیا کو بڑے بڑے مدبّر' عقلمند اور عالم مل کر بناتے ہیں- مگر چند سالوں کے بعد کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو غلط نکل آتی ہیں اور کئی ایسی ہوتی ہیں جو اس میں لکھی نہیں جاتیں اور کئی ایسی ہوتی ہیں جن کا انہیں علم ہی نہیں ہوتا اور بعد میں معلوم ہوتی ہیں- مگر خدا تعالیٰ کے دین کیلئے جو انسائیکلوپیڈیا ہے اور جو مخزن ہے اس میں کوئی چیز تغیر نہیں ڈال سکتی اور نہ کوئی بات اس سے باہر ہے- زمانہ کا بدلنا' قوموں کی رسومات اور عادات کا تبدیل ہونا' ملکوں اور علاقوں کا مختلف ہونا غرضیکہ کسی وجہ سے بھی اس میں نقص نہیں آسکتا بلکہ ہر وقت کامل اور مکمل ہے- پس ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے- پس بہت ضروری ہے کہ جہاں تک ہوسکے قرآن شریف کے علوم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے- قرآن شریف انسان کی تمام بیماریوں' تمام نقصوں اور تمام کمزوریوں کا علاج بتلاتا ہے اس لئے ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ اس سے فائدہ اٹھائے-

مَیں نے سنا ہے کہ بعض نادان لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے آکر دنیا میں کیا کیا؟ مسلمان اب بھی ذلیل اور کمزور ہی ہوتے جارہے ہیں- مَیں کہتا ہوں کہ یہ بڑی جہالت اور نادانی کی بات ہے- دیکھو کونین تپ کیلئے مفید ہے لیکن اگر کوئی تپ کا بیمار کونین کی پُڑیا باندھ کر رکھ دے اور کہے کہ اس سے مجھے فائدہ نہیں ہوتا تو اس کا یہ کہنا کہاں درست اور عقل کے مطابق ہوسکتا ہے- اس کو کس طرح کونین سے فائدہ ہو جبکہ وہ اسے کھاتا ہی نہیں- مَیں کہتا ہوں کہ کیا مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرلیا ہے اور ان کی تعلیم پر عمل کررہے ہیں تو انہیں ذلت نصیب ہورہی ہے یا انہوں نے قبول ہی نہیں

کیا- جب انہوں نے قبول ہی نہیں کیا تو پھر انہیں کس طرح فائدہ ہوسکتا ہے- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا بے فائدہ ہونا تو تب ثابت ہو جبکہ مسلمان انہیں قبول کرلیں اور پھر ذلیل ہوں لیکن انہوں نے قبول ہی نہیں کیا بلکہ رد کردیا ہے تو پھر ان کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے- قرآن شریف کا بھی یہی حال ہے اور ہر ایک خوبی کا یہی حال ہوتا ہے جو کوئی اسے قبول کرتا ہے اسے فائدہ پہنچتا ہے اور جو ردّ کرتا ہے اس کو نہیں پہنچتا- یہی قرآن ان مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے جو ذلیل و خوار ہورہے ہیں اور اس لئے کہ یہ ان کے پاس نسخہ ہے لیکن وہ اسے استعمال نہیں کرتے- جب وہ اسے استعمال ہی نہیں کرتے تو پھر قرآن شریف کا کیا قصور ہے؟ بہت نادان ہے وہ انسان جو یہ خیال کرے کہ خداتعالیٰ نے بیماریوں اور کمزوریوں کا کوئی علاج نہیں کیا- اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کیلئے علاج مقرر کیا ہوا ہے یہ انسان کی کمزوری ہے کہ وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا- پس فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا انسان کا کام ہے سامان خداتعالیٰ نے مہیا کردیئے ہوئے ہیں- روحانی دیکھو تو وہ بھی کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک تک محدود نہیں- اب اگر کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے- ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس خزانہ سے یعنی قرآن شریف سے جس قدر بھی فائدہ اٹھاسکے اٹھائے- خداتعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں زندہ قرآن دیا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو گونگی' بے مطلب اور بے معنی معلوم ہوتی تھیں ان کو زندہ کرکے دکھادیا ہے اور بتادیا ہے کہ قرآن کا کوئی حصہ ایسا نہیں جو بے کار ہو بلکہ ہمیشہ زندہ اور کارآمد ہے- پس اس زمانہ میں خداتعالیٰ نے قرآن شریف کو ہمارے لئے زندہ کتاب ثابت کردیا ہے اس لئے ہمارے لئے بہت ضروری ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں- خداتعالیٰ ہمیں قرآن شریف کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

(الفضل ۲۲-اپریل ۱۹۱۵ء)

۱؎ الفاتحۃ:۲ ۲؎ الحشر:۲۵

۳؎ سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی المسئلۃ فی القبر و عذاب القبر